مثنوی سحرالبیان

<u>Teaching Lecture</u>

Subject : Urdu

Class : B.A. (Hons.) I

Topic : Masnawi Sehrul Bayan

Author : Dr. Fatahullah Quadri

Lecture Series No. : 24

میرحسن نے اپنی مثنوی ''سحرالبیان'' وفات سے چندسال قبل ہی لکھی تھی۔اس لئے یہ مثنوی ان کے کمال شاعری اور زبان دانی کا نچوڑ ہے۔

میرحسنؔ کی یہ مثنوی مناظر کی اصلی مصوری۔کردارنگاری اور جذبات نگاری میں اپنی مثال آپ ہے۔میرحسنؔ کی مثنوی نگاری کی سب سے اہم خصوصیت ان کی بے پناہ قوت مشاہدہ اور بہترین کردارنگاری ہے۔وہ فطرت انسانی کے گہرے اور بغور مطالعہ پر قادر ہیں۔اس لئے ان کی جذبات نگاری حقیقت سے بہت قریب ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے مناظر قدرت کی بڑی حسین تصویرکشی کی ہے۔ان کی مثنوی نگاری کے سلسلے میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ گرچہ انہوں نے مافوق الفطرت عناصر کو مثنوی سے بالکل ختم نہیں کیا لیکن اپنے عہد کے اورسماج کی ایسی جیتی جاگتی تصویراتاریں جن سے اس زمانے کے رسم ورواج طرز زندگی اور معاشرتی حالات کا بخوبی علم ہوسکتا ہے۔انکی مثنوی نگاری کی اہم خصوصیات زبان کی لطافت،سادگی اور شیرینی بھی ہے۔اس میں شک نہیں کہ ان کا یہ دعوی نہیں۔''سحرالبیان'' کا لطف اوراس کی دلکشی اب قائم ہے اورلوگوں مین یہ مثنوی مقبول ہے۔

''سحرالبیان'' میں پلاٹ کا بہترین نمونہ ملتا ہے۔تمام اشعار بے حد مربوط ہیں۔واقعات کی ترتیب بھی بہت خوب ہے کسی ملک کے بادشاہ کو اولاد نہ ہونا،پھر نجومیوں،پنڈتوں اور رمالوں کا بلایا جانا،بہت منتوں اورمرادوں سے شہزادہ بےنظیر پیدا ہونا،پھر شہزادہ کا چندسالوں میں تمام علوم وفنون میں ماہر ہو جانا،ماہ رخ پری کا اس پر عاشق ہونا اور اسے اڑا کر پرستان میں لے جانا اور شہزادے کا ہنسی خوشی گھر واپس آکر شادی کرنا اور خوش وخرم زندگی بسر کرنا،یہ ساری باتیں ایسی تفصیل وترتیب سے بیان کی گئی ہیں کہ کہیں کوئی بے ربطی اور خلا کا احساس نہیں ہوتا۔

نہیں مثنوی ہے یہ ایک پھلجھڑی
مسلسل ہے موتی کی گویا لڑی

اس میں شک نہیں کہ تمام واقعات نہ صرف ایک دوسرے کے مربوط ہیں،بلکہ اپنے مخصوص پس منظر میں ابھرتے ہیں اور مثنوی کے ارتقا میں ناگزیر معلوم ہوتے ہیں،اس اعتبار سے تعمیر ماجرا کے متعلق میرحسن کی مہارت اور فن کاری کا اعتراف

کرنا پڑتا ہے۔

سحرالبیان کی کردارنگاری خصوصاً قابل ذکر ہے،اس کے ہیرو بےنظیر کے علاوہ بدرمنیر اور نجم النسا کے کردار اہم ہیں، بلکہ اس میں دورائے نہیں کہ یہ سارے کردار نہ صرف انفرادی کردار کے حامل ہیں، بلکہ عہد کی نمائندگی بھی کرتے ہیں، بے نظیر ایک بے حوصلہ اور کمزور نوجوان ہے، جو اپنے عہد کے عام نوجوانوں اور رئیس زادوں سے ملتا جلتا ہے،مثنوی کے دوران ہم گرچہ اس کی بہادری کی تعریفیں بھی سنتے ہیں، اسے تلوار چلانے کی تربیت لیتے ہوئے بھی دیکھتے ہیں اور گھوڑسواری کی مشق کرتے ہوئے بھی،لیکن قصے کے دوران اس کی شجاعت، بہادری اور طاقت کا کہیں اظہار نہیں ہوتا، وہ عورتوں کی طرح روتا ناراض ہوتا ہے، جادوٹونے، گنڈے تعویذ وغیرہ کا سہارا لیتا ہے، مصائب میں گھر کر وہ اپنا حوصلہ کھودیتا ہے،اور بالآخر دوسروں کی مدد سے حالات پر قابو پاتا ہے، وہ عاشق مزاجی بھی ہے اور اپنے عہد کے دیگر روٴسا کی طرح حسن پرست بھی، مجموعی طور پر وہ مردانگی کا کوئی نقش قاری کے ذہن پر نہیں چھوڑتا، اپنے زمانے اور ماحول کے عام نوجوانوں کی طرح اس کا کردار کمزور اور بے جان ہے، اس کے مقابلے میں بدرمنیر کا کردار کچھ جاندار ہے، وہ عورتوں کی بعض نمایاں خصوصیت اپنے اندر رکھتی ہے، وہ وفاپرست ہے اور اپنی محبت میں کسی غیر کو شریک کرنا نہیں چاہتی ۔اس میں حسد کا مادہ بھی ہے اور خوش گفتار بھی ہے، اس کی سراپا نگاری میں بھی اس بات کا خیال رکھا گیا ہے وہ مثنوی کی ہیروئن ہے، اس کے باوجود نجم النسا کا کردار اس سے زیادہ جاندار، متحرک اور منفرد ہے، وہ قصے کی ہیروئن ہوتے ہوئے بھی پورے قصے پر چھائی رہتی ہے، حالات کو سمجھتی ہے اور ان کے مطابق فیصلے کرتی ہے، وہ گفتار کی نہیں کردار کی بھی غازی ہے، اپنے علاوہ دوسروں کی بھی مدد کرنے کے لیے وہ ہر وقت تیار رہتی ہے، وہ بدرمنیر کی طرح صرف آہ وزاری سے کام نہیں لیتی، بلکہ حب شہزادہ بے نظیر میں گرفتار ہو جاتا ہے تو اس کی رہائی کی تدبیر کرتی ہے اور بالآخر اپنی ہوشیاری سے کامیاب ہوتی ہے، کردارنگاری میں جذبات نگاری کا بھی بڑا دخل ہوتا ہے، اس سلسلے میں میرحسن کی تعریف نہ کرنا غلط ہوگا، خصوصاً عورتوں کی نفسیات سے اپنی گہری واقفیت کا اظہار کیا ہے، جذبات کی کتنی خوبصورت مصوری ہے اور اس قدر مختصر طور پر ملاحظہ فرمائیں۔

خفا زندگانی سے ہونے لگی
بہانے سے جا جا کے رونے لگی

❀❀❀❀❀❀❀❀